رسالہ نمبر 6

سیاہ فام غلام

سمیت ۱۳ معجزات

امیرِ اہلسنت ابو بلال

مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی

فون: 4921389 - 90-91

2314045 - 2203311

FAX : 2201479

Email : maktaba@dawateislami.net

www.dawateislami.net

مکتبۃ المدینہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

سِیاہ فام غُلام سمیت ۱۲ معجِزات

۱ سیاہ فام غلام

صَحرائے عَرَب میں ایک قافِلہ اپنی منزِل کی طرف رَواں دَواں تھا۔ اثنائے راہ پانی خَتم ہوگیا۔ قافِلے والے شدّتِ پیاس سے بے تاب ہوگئے اور موت اُن کے سَروں پر مَنڈلانے لگی، کہ کرم ہوگیا ؎

نا گہانی آں مُغیثِ ہر دو کون مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم پیدا شُدہ از بہرِ عَون

یعنی اچانک دونوں جہاں کے فریادرس میٹھے میٹھے مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم اُن کی امداد کے لئے تشریف لے آئے، اہلِ قافِلہ کی جان میں جان آگئی اور سرکارِ نامدار، بے کسوں کے مددگار صلی اللہ علیہ وسلم کو سب نے گھیر لیا۔ اللہ عزوجل کے محبوب دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ”وہ سامنے جو ٹیلہ ہے اس کے پیچھے ایک سیاہ فام حبشی غلام سانڈنی پر سُوار گزر رہا ہے، اس کے پاس ایک مشکیزہ ہے۔ اُسے اُونٹنی سَمیت میرے پاس لے آؤ۔“ چُنانچہ کچھ لوگ ٹیلے کے اُس پار پہنچے تو دیکھا کہ واقعی ایک سانڈنی سُوار حبشی جا رہا ہے لوگ اس کو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آئے۔ مالکِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس حبشی سے مشکیزہ لے کر اپنا دستِ بابَرَکت مشکیزے پر پھیرا اور مشکیزے کا مُنہ کھول دیا اور فرمایا، ”آؤ پیاسو! اپنی پیاس بُجھاؤ۔ چُنانچہ اہلِ قافِلہ نے خوب سَیر ہو کر پانی پیا اور اپنے برتن بھی بھر لئے، وہ حبشی یہ مُعجِزہ دیکھ کر نبیوں کے سرور صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ انور چُومنے لگا، سرکارِ نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دستِ پُرانوار اُس کے چہرے پر پھیر دیا ؎

شُد سپید آں زنگی زادۂ حبش ہمچو بدر و روزِ روشن شُد شبش

یعنی اُس حبشی کا سیاہ چہرہ ایسا سفید ہوگیا جیسا کہ چودھویں کا چاند اندھیری رات کو روشن دِن کی طرح منوّر کر دیتا ہے۔ اُس حبشی کی زبان سے کلمۂ شہادت جاری ہوگیا اور وہ مسلمان ہوگیا اور یُوں اُس کا دِل بھی روشن ہوگیا۔ جب مسلمان ہو کر وہ اپنے مالِک کے پاس پہنچا تو مالک نے اسے پہچاننے سے انکار کر دیا۔ وہ بولا، میں وہی آپ کا غلام ہوں۔ مالِک نے کہا، وہ تو سیاہ فام تھا۔ کہا ٹھیک ہے مگر میں مَدَنی حضور سراپا نور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا چکا ہوں مالک نے جب سارا واقِعہ سُنا تو وہ بھی مسلمان ہوگیا۔ (مثنوی شریف)

جو گدا دیکھو لئے جاتا ہے توڑا نُور کا نُور کی سرکار ہے کیا اس میں توڑا نور کا

۲ روشنی بَخش چہرہ

حضرتِ سیِّدُنا اُسَید بن اَبِی ایاس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، شہنشاہِ عالی وَقار صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار میرے چہرے اور سینے پر اپنا دستِ پُر انوار پھیر دیا اس کی بَرَکت یہ ظاہر ہوئی کہ میں جب بھی کسی اندھیرے گھر میں داخل ہوتا وہ گھر روشن ہو جاتا۔

(حجۃ اللہ علی العلمین)

تاریکیٔ گور سے بچانا اے شمعِ جمالِ مُصطفائی صلی اللہ علیہ وسلم

سَراپا نور کی روشنی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کسی کے چہرے اور سینے پر دستِ پُر انوار پھیر دیں تو روشنی دینے لگ جائے تو خود حُضور سَراپا نُور صلی اللہ علیہ وسلم کی نُورانیت کا کیا عالم ہوگا! "**دارِمی شریف**" میں ہے، حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ ابن عبّاس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، "جب سرکار صلی اللہ علیہ وسلم گفتگو فرماتے ہیں تو دیکھا جاتا گویا حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے اگلے مُبارک دانتوں کی مقدس کھڑکیوں سے نُور نکل رہا ہے۔ "**شفاء شریف**" میں ہے جب رَحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم تبسّم فرماتے دَر و دِیوار روشن ہو جاتے۔

اب مُسکراتے آیئے سُوئے گنہگار آقا صلی اللہ علیہ وسلم! اندھیری قبر میں عطّار آگیا!

۳ گمشدہ سُوئی

اُمُّ الْمُؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، میں سَحَری کے وقت گھر میں کپڑے سی رہی تھی کہ اچانک سُوئی ہاتھ سے گر گئی اور ساتھ ہی چَراغ بھی بُجھ گیا اتنے میں مدینے کے تاجدار مَنبعِ انوار صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں داخل ہوئے اور سارا گھر مدینے کے تاجور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کے نُور سے روشن و مُنوّر ہو گیا اور سُوئی مل گئی۔ (اَلْقَولُ الْبدیع)

سُوزنِ (یعنی سوئی) گمشدہ ملتی ہے تَبَسُّم سے ترے شام کو صُبح بناتا ہے اُجالا تیرا صلی اللہ علیہ وسلم

٤ قُوّتِ حافظہ عَطا فرمادی

سیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ سے ارشادِ گرامی سُنتا ہوں مگر بھول جاتا ہوں۔ ارشاد فرمایا، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ! "اپنی چادر پھیلاؤ" میں نے پھیلا دی تو مالکِ جنّت، قاسمِ نعمت صلی اللہ علیہ وسلم نے دستِ مبارک سے چادَر میں کچھ ڈال دیا اور فرمایا، "اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ! اسے اُٹھا لو اور سینے سے لگا لو" میں نے حکم کی تعمیل کی، اس کے بعد (میرا حافظہ اس قدر مضبوط ہو گیا کہ) میں کوئی بھی چیز نہیں بھولا۔ (بخاری شریف)

مالکِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں گو پاس رکھتے ہیں دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

۵ دیوار سے ٹیک لگانے کی بَرَکت

سرکارِ نامدار، دوجہاں کے تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم مکّہ مکرمہ میں کسی مکان کی دیوار سے ٹیک لگا کر اپنے ایک غلام سے گفتگو فرمار ہے تھے، وہ مکان ایک کافرہ عورت کا تھا، اس نے بُغض ونفرت کے سبب ساری کھڑکیاں بند کردیں تاکہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی مُبارک آواز کانوں میں نہ جانے پائے، اُسی وقت سیدنا جبرائیل علیہ الصلوٰۃُ والسّلام نے بارگاہِ خیرالانام صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوکر رب الانام جلّ جلالہ کا کچھ اس طرح پیغام سُنایا، اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اس مکان کی دیوار کے ساتھ آپ کی پُشتِ انور لگ گئی ہے اس لئے میں نہیں چاہتا کہ اس مکان والی اب جہنم کی آگ میں جلے، اس عورت نے اپنے مکان کی کھڑکیوں کو بند کیا ہے مگر میں نے اس کے دِل کی کھڑکی کھول دی ہے اور یہ فقط اس کی دیوار سے آپ کی ٹیک لگا کر کھڑے ہونے کی بَرَکت کے سَبَب ہے۔ اتنے میں وہ عورت بے تاب ہوکر اپنے گھر سے نکلی اور اس کی زَبان پر جاری تھا،

اَشْهَدُ اَنْ لَّآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم (نُزهۃ المجالس)

نگاہِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں وہ تاثیر دیکھی بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

٦ کبوتری اور اُس کے بچے

ایک اعرابی اپنی آستین میں کچھ چھپائے ہوئے بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم حاضر ہوکر عرض گزار ہوا، اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بتادیں کہ میری آستین میں کیا ہے، تو میں مان لوں گا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم واقعی اللہ عزّ وجلّ کے سچے نبی ہیں۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''تم ایک جنگل سے گزر رہے تھے تو تم نے ایک دَرَخت پر کبوتر کا گھونسلہ دیکھا، اُس گھونسلے میں کبوتر کے دو بچے تھے تم نے ان دونوں کو پکڑ لیا، ان بچّوں کی ماں نے جب یہ دیکھا تو وہ اپنے بچوں پر گری، تم نے اُسے بھی پکڑ لیا۔ تمہاری آستین میں اِس وقت وہ کبوتری اور اس کے دو بچے ہیں۔ اَعرابی یہ غیب کی خبر سُن کر حیران رہ گیا اور فوراً پکار اُٹھا،

اَشْهَدُ اَنْ لَّآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم (جامع المعجزات)

سرِ عرش پر ہے تری گزر دلِ فرش پر ہے تری نظر ملکوت وملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پر عیاں نہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! دیکھا آپ نے؟ ایک اَعرابی (یعنی دیہات) بھی یہ بات جانتا تھا کہ جو نبی ہو وہ غیب جان لیتا ہے، قرآن پاک کی بے شمار آیاتِ مُبارکہ سے سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علمِ غیب کا ثُبوت ملتا ہے یہاں صِرف ایک آیتِ کریمہ پیش کی جاتی ہے۔ **وماھو علی الغیب بضنین**

ترجمہ : اور یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غیب بتانے میں بَخیل نہیں۔ (پ ۳۰ التکویر، کنزالایمان)

معلوم ہوا کہ اللہ عزّ وجلّ کی عطا سے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کو علمِ غیب ہے، اور سرکار صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو غیب کی خبریں بتاتے بھی ہیں،

چنانچہ

۷ غیبی خبر

حضرتِ سیدتنا اُنیسہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، مجھے میرے والدِ محترم نے بتایا، میں بیمار ہوا تو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لئے تشریف لائے، دیکھ کر فرمایا، کچھ نہیں ہوتا، لیکن یہ تو بتاؤ تمہاری عُمر طویل ہوگی میرے وِصال کے بعد تم نابینا ہوجائے گا تو کیا کرو گے؟ یہ سُن کر میں نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں صَبر کروں گا، فرمایا، اگر تم ایسا کروگے تو بغیرِ حساب کے جنّت میں داخل ہوگے۔ (مشکوٰۃ)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! دیکھا آپ نے! اللہ عزوجل کے محبوب دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل کی عطا سے اپنے غلاموں کی عمروں سے بھی باخبر ہیں اور ان کے ساتھ جو کچھ پیش ہونے والا ہے اُسے بھی جانتے ہیں اس روایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جب کوئی مصیبت آئے یا مسلمان معذور ہوجائے تو اُسے صبر کرنا چاہئے۔ ایک حدیث میں یہ مضمون ہے کہ صابرین بے حساب وکتاب داخلِ جنت ہوں گے۔

۸ دیو پَیکر بَیل

مکۂ مکرمہ میں ایک تاجر آیا، اُس سے ابوجہل نے مال خرید لیا مگر رقم دینے میں پَس وپیش کی۔ وہ شخص پریشان ہوکر اہلِ قریش کے پاس آکر بولا، آپ میں سے کوئی ایسا ہے جو مجھ غریبُ الوطن پر رَحم کھائے اور ابوجہل سے میرا حق دلائے، لوگوں نے مسجد کے کونے میں بیٹھے ہوئے ایک صاحب کی طرف اشارہ کرکے کہا، ان سے بات کرو۔ یہ ضرور تمہاری مدد کریں گے ان صاحب کے پاس بھیجنے کا منشا یہ تھا کہ اگر وہ صاحب ابوجہل کے پاس گئے تو وہ ان کی توہین کرے گا اور لوگ اس سے حَظ اُٹھائیں گے۔ مسافر اُن صاحب کی خدمت میں حاضر ہوکر سارا احوال سُنایا۔ وہ اُٹھے اور ابوجہل کے دروازے پر تشریف لائے اور دستک دی، ابوجہل نے اندر سے پوچھا کون ہے؟ جواب ملا، ''محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)'' ابوجہل دروازے سے باہر نکلا اُس کے چہرے پر ہوائیں اُڑ رہی تھیں۔ پوچھا، کیسے آنا ہوا؟ بے کسوں کے فریادرس محمدِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کا حق کیوں نہیں دیتا؟ عرض کیا ابھی دیتا ہوں یہ کہہ کر اندر گیا اور رقم لاکر مسافر کے حوالے کردی اور اندر چلا گیا۔ دیکھنے والوں نے بعد میں پوچھا، ابوجہل! تم نے بہت عجیب کام کیا، بولا، بس کیا کہوں، جب محمدِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا نام لیا تو ایک دَم مجھ پر خوف طاری ہوگیا۔ جونہی میں باہَر آیا تو ایک دِل ہلا دینے والا منظر میری آنکھوں کے سامنے تھا، کیا دیکھتا ہوں کہ ایک دیو پیکر بَیل کھڑا ہے، اتنا خوف ناک بَیل میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا، چُپ چاپ بات مان لینے ہی میں مجھے عافیت نظر آئی ورنہ وہ بَیل مجھے ہڑپ کرجاتا۔ (خصائصِ کُبریٰ)

واللہ عزوجل! وہ سُن لیں گے فریاد کو پہنچیں گے　　اتنا بھی تو ہو کوئی جو ''آہ'' کرے دل سے

۹ شیر آگئے

ہمارے میٹھے میٹھے آقا صلی اللہ علیہ وسلم چوں کہ لوگوں کو نیکی کی دعوت دیا کرتے تھے لہٰذا کفارِ قریش آپ کے دُشمن ہوگئے تھے اور آپ کو طرح طرح سے ایذائیں پہنچاتے تھے، ایک بار شہنشاہِ اَبرار صلی اللہ علیہ وسلم وادیٔ حُجون کی طرف تشریف لے گئے۔ موقع پا کر ایک دُشمنِ ستمگر نظر ابن حارث آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کرنے کے ارادے سے آگے بڑھا، جُونہی وہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچا تو ایک دم خوف زدہ ہو کر پلٹا اور سر پر پاؤں رکھ کر شہر کی طرف بھاگ کھڑا ہوا جب ابوجہل نے یہ حالت دیکھی تو ماجرا دَریافت کیا، کہنے لگا ''میں نے آج بارادۂ قتل محمدِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا پیچھا کیا تھا جب میں قریب پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ مُنہ کھولے، دانت کچکچاتے ہوئے شیر میری طرف بڑھے چلے آرہے ہیں، لہٰذا میں بھاگ کر آیا ہوں، اتنا عظیم الشان معجزہ سن کر بھی بدنصیب ابوجہل بولا، یہ بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جادو ہی کا کارنامہ ہے۔ (معاذ اللہ عزوجل) (خصائصِ کُبریٰ)

اُف رے منکر یہ بڑھا جوشِ تعصب آخر　　بھیڑ میں ہاتھ سے کمبخت کے ایمان گیا

۱۰ گستاخ کو زمین نے قبول نہ کیا

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ایک کاتِبِ وَحی مُرتَد ہوکر کتابوں کے مُلک میں یہ کہتا ہوا چل دیا، **مَایَدْرِیْ مُحَمَّدٌ اِلَّا مَا کُتِبَ لَہٗ** یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنا ہی علم ہے جتنا لکھا جاتا ہے۔ جب اللہ عزوجل کے محبوب دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سُنا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ حق ترجمان پر جاری ہوا۔ **اِنَّ الْاَرْضَ لَاتَقْبَلُہٗ** یعنی اس کو زمین قبول نہیں کرے گی۔ چنانچہ جب وہ مرا تو اسے اس کے ہم مذہبوں نے دفن کر دیا پھر صبح جا کر دیکھا تو اُس کی لاش باہَر پڑی تھی۔ انہوں نے اسے اہلِ مدینہ کا کارنامہ تصور کرتے ہوئے گہرا گڑھا کھود کر پھر دَفنا دیا پھر صُبح دیکھا تو لاش باہَر پڑی تھی۔ اب کی بار لوگوں نے بہت زیادہ گہرا گڑھا کھود کر اسے دُفن کیا پھر صبح کو دیکھا تو لاش باہَر پڑی تھی اب وہ سمجھ گئے تو یہ کام کسی انسان کا نہیں ہے بلکہ واقعی زمین ہی اسے قبول نہیں کر رہی۔ اب انہوں نے اُسے یوں ہی پڑا چھوڑ دیا۔ حضرتِ سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کسی کام سے اُن کے ملک گئے اور دیکھا کہ مُردہ زمین پر پڑا ہے تو ان لوگوں سے اِستفسار فرمایا کیا تم لوگ اپنے مُردوں کو دفن نہیں کرتے۔ تو انہوں نے سارا واقعہ سُنایا۔ (مشکوٰۃ شریف)

نہ اٹھ سکے گا قیامت تلک خُدا کی قسم　　کہ جس کو تُو نے نظر سے گرا کے چھوڑ دیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! دیکھا آپ نے! اس بدنصیب نے کائنات کی سب سے بہتری صُحبت کی قدر نہ کی اور بدبختی کے سبب مُرتَد ہوکر اپنے رحمت والے مُحسن شفیق و مہربان آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے علم شریف پر اعتراض کیا نتیجۃً ایسا

تباہ و برباد ہوا کہ اسے زمین نے بھی قبول نہیں کیا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ عزوجل کے محبوب دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم کے علمِ مُبارَک پر اعتراض کرنا دونوں جہاں میں باعثِ ہلاکت ہے۔

اور کوئی غیب کیا تم سے نِہاں ہو بھلا جب نہ خُدا عزوجل ہی چھپا تم پہ کروڑوں دُرود

بحکمِ خداوندی عزوجل ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی بار مُردے زندہ کرنا بھی ثابت ہے۔ چُنانچہ

۱۱ والدین کو زندہ کیا

حضرتِ سیدنا عُروَہ بن زبیر رضی اللہ عنہ حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا مانگی، ''یا اللہ عزوجل میرے ماں باپ کو زندہ کر دے''۔ اللہ عزوجل نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا کو شَرَفِ قبولیت بخشتے ہوئے دونوں کو زندہ کر دیا اور وہ دونوں سرکارِ نامدار صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور پھر اپنے اپنے مَزارات میں تشریف لے گئے۔

(زُرقانی عَلَی المَوَاہِب)

اِجابت کا سہرا عِنایت کا جوڑا دُلہن بن کے نکلی دُعائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اِجابت نے جُھک کر گلے سے لگایا بڑھی ناز سے جب دُعائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم ابھی اپنی امّی جان سیّدَتُنا آمنہ رضی اللہ عنہا کے مُبارک پیٹ ہی میں تھے کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے والِد ماجِد حضرتِ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے دُنیا سے پردہ فرمالیا اور جب سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف ۵ یا ۶ برس کی ہوئی تو والدہ ماجدہ بھی دُنیا سے رُخصت ہوگئیں اور سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس سال کی عمر شریف میں اعلانِ نبوت فرمایا۔ اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ معاذ اللہ عزوجل سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین حالت کفر میں فوت ہوئے تھے اور عذابِ قَبر میں مُبتلا تھے لہٰذا سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کلمہ پڑھا کر مسلمان کیا تا کہ عذاب سے نَجات پائیں، ایسا نہیں تھا بلکہ انہوں نے بُت پرستی نہیں کی تھی۔ لہٰذا عذابِ قبر نہیں تھا، سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی اُمت میں شامل کرنے کے لئے دوبارہ زندہ فرما کر کلمہ پڑھایا۔

حضرتِ سیدنا اسمٰعیل حقّی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر ''رُوحُ البیان'' میں فرماتے ہیں، حضرتِ سیدنا یُونُس علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام تین دِن یا دس دِن یا چالیس دِن مچھلی کے پیٹ میں رہے، لہٰذا وہ مچھلی جنت میں جائے گی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور فرمایئے! جس مچھلی کے پیٹ میں اللہ عزوجل کے نبی حضرتِ سیدنا یُونُس علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام چند دِن رہیں تو وہ مچھلی جنت میں جائے اور جس بَطنِ آمنہ رضی اللہ عنہا میں حضرتِ یونس علیہ السلام کے آقا محمدِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کئی ماہ تک تشریف فرما رہیں وہ بی بی آمِنہ رضی اللہ عنہ معاذ اللہ عزوجل کُفر پر دُنیا سے جائیں اور عذاب قبر میں مبتلا رہیں یہ کیوں کر ہوسکتا ہے! بہر حال سلطانِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین کی حیاتِ طیّبہ کا ہر لمحہ توحید پر گزرا اور قطعی جنّتی ہیں۔ بلکہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام آباؤ اَجداد اہلِ حق تھے۔

مُردہ بکری زندہ ہوگئی !

حضرتِ سیِّدُنا جابِر رضی اللہ عنہ ایک بار سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں حاضر ہوئے تو مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ پُرانوار پر بھوک کے آثار دیکھے گھر آکر زوجہ محترمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا، گھر میں کچھ کھانے کے لئے بھی ہے؟ عرض کیا، گھر میں ایک بکری اور تھوڑے سے جَو کے دانوں کے علاوہ کچھ بھی نہیں۔ بکری ذِبح کردی گئی، جَو پیس کر روٹیاں پکا کر، سالن میں بھگو کر ثَرِید تیار کیا گیا۔ سیِّدُنا جابِر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے وہ ثَرِید کا برتن اُٹھا کر مدینے کے تاجور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ انور میں پیش کردیا۔ رحمتِ عالم نے مجھے حکم دیا، ''اے جابر (رضی اللہ عنہ)! جاؤ لوگوں کو بُلا لاؤ'' جب صَحابۂ کرام علیہم الرضوان حاضر ہوگئے تو ارشاد ہوا، میرے پاس تھوڑے تھوڑے بھیجتے جاؤ۔ چنانچہ صحابۂ کرام علیہم الرضوان حاضر ہوتے اور کھانا تناوُل فرما کر چلے جاتے، جب سب کھانا کھا چکے تو میں نے دیکھا کہ برتن میں پہلے جتنا کھانا تھا اُتنا ہی اب بھی موجود ہے نیز سرکارِ عالی وقار صلی اللہ علیہ وسلم کھانے والوں کو فرمارہے تھے کہ ہڈی مت توڑنا۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے سب ہڈیاں جمع کرنے کا حکم فرمایا۔ جب ہڈیاں جمع ہوگئیں تو سرکارِ کائنات، شاہِ موجودات صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دستِ مبارک ہڈیوں پر رکھ کر کچھ پڑھا۔ ہڈیوں میں حُرکت پیدا ہوئی اور دیکھتے ہی دیکھتے بکری کان جھاڑتی ہوئی اُٹھ کھڑی ہوئی۔ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے جابر (رضی اللہ عنہ)! اپنی بکری لے جاؤ، میں بکری لے کر جب گھر آیا تو زوجہ محترمہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا، یہ بکری کہاں سے لائے؟ میں نے جواب دیا، خدا عزوجل کی قسم! یہ وُہی بکری ہے جو ہم نے ذِبح کی تھی۔ ہمارے پیارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا سے اللہ عزوجل نے اسے ہمارے لئے زندہ کردیا ہے۔ (زُرقانی عَلَی الْمَوَاھِب)

اِک دِل ہمارا کیا ہے آزار اُس کا کتنا تُم نے تو چلتے پھرتے مُردے جلا دیئے ہیں

دُرود شریف کے بدلے صہ یا صلعم لکھنا گناہ ہے

حضرتِ صَدرُ الشَّریعہ مولانا امجد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ''بہارِ شریعت'' کے تیسرے حصّے میں ''دُرِّمُختار'' اور ''رَدُّالمُحتار'' کے حوالے سے فرماتے ہیں، ''جب سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نامِ اقدس لکھے تو دُرودِ پاک ضرور لکھے کہ بعض عُلَماء کے نزدیک اس وقت دُرود شریف لکھنا واجب ہے۔'' اکثر لوگ آج کل دُرود شریف کے بدلے صلعم، عم، صہ، عہ، لکھتے ہیں، یہ ناجائز و سخت حرام ہے۔ یونہی رضی اللہ عنہ کی جگہ ''رضہ'' رحمۃ اللہ علیہ کی جگہ ''رحہ'' لکھتے ہیں یہ بھی نہ چاہئے۔ جن لوگوں کے نام محمد، احمد، علی، حسن، حسین وغیرہ ہوتے ہیں اُن ناموں پر صہ، عہ بناتے ہیں، یہ بھی ممنوع ہے کہ اس جگہ یہ شخص مُراد ہے، اس پر دُرود کا اشارہ کیا معنیٰ؟ (بہارِ شریعت حصّہ بحوالہ طَحطاوی وغیرہ)

اللہ تعالیٰ عزّوجل کے نامِ مبارک کے ساتھ بھی عزّوجل یا جَلّ جلالہٗ پورا لکھیں۔ آدھے جیم (ج) پر اکتفا نہ کریں۔ اپنے نام کا مخفف بھی نہ لکھا کریں مثلاً! محمد بلال ہے تو ''ایم بلال'' نہ لکھیں۔ اسی طرح محمد کے بجائے MD, MOHD اور M بھی نہ لکھیں اسی طرح ''عبد'' کے بجائے ''اے'' بھی نہ لکھیں۔ مثلاً عبدالکریم کو اے۔ کریم نہ لکھا کریں۔

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع و مغفرت

۷ ربیع النور ۱۴۱۷ھ